

AKHBAR
OUDH PUNCH
LUCKNOW
جلد نہم
VOLUME IX
1924
लखनऊ
ہفتہ وار باتصویر
M.B.KHAN ARTIST
LUCKNOW

تاج

عجیب تحفہ

عطر ادب کی روح پرور خوشبو سے

نمبر تاج ... حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

لوگوں کی آواز

شاستری منی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاوار

کمزوروں کے لیے اکسیر

المشتہر: بہاری لال ...

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ ... کے کارہائے اخلاقی مضامین و مقدار تصنیفات ہیں جنھوں نے اردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھانا چاہیے اور کام کا آدمی بنانا ہے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جائے۔

علم الاخلاق مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل ہے اور یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل ہے۔ مجلد قیمت مع محصول ڈاک ...

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فرحت طلا

مارل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۹۲ رنگون برما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجیب و غریب نظم ہے ... شاعری ... استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ...

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

... کی دوا

دور دراز کیسری یعنی داد کی دوا

بال صفا

پتہ: ... سنچارک کمپنی متھرا

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

جیسو!

المشتہر: منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ نمبر ۴۵
مضامین غیر
یکشنبہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء

رحمتِ آسمانی
و
رحمتِ زمینی و زمانی

مولانا البیخ! آپ کی فرمائشیں بھی عجیب وغریب ہوتی ہیں بھلا کہاں ہنسی دل لگی کے مضامین اور کہاں "نبوت" کا کلامی مسئلہ۔ مگر خیر۔ آپ بندہ کی آزمائش پر آمادہ ہیں تو بندہ بھی قلم در کمر بستہ ہے۔ ترے وردست گرفتہ موجود ہے "رحمتِ آسمانی" نام کی جو کتاب بغرض تبصرہ آپ نے عنایت فرمائی ہے اُسے بندہ نے از بسم اللہ سے تا تت تک ملاحظہ فرمایا۔ واللہ عجب مزے کی کتاب ہے۔ آپ کے بتاتے ہیں روزے ہڑپ کرنے کا نسخہ بھی موجود ہے۔ سود کی رقمیں ہضم کرنے کے نسخے اسمیں درج ہیں۔ کوئی صاحب "خادم الاسلام حضرت نیر الانام نائب رسول محمد عبداللہ مہدی محمد مظہر اول قدرت ثانی" اسکے مصنف ہیں۔ تیماپور ضلع گلبرگہ (دکن) آپ کا مسکن ہے۔ حضرت کو خدائی اور نبوت کا دعوٰی نہیں صرف ولایت اور نیابت رسول پر قانع ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کم ہمتی ہے باقیمی کہ خدائی اور نبوت کا دعوے کرنے میں بھی ویسی ہی مشکلیں پیش آتی ہیں جیسی ولایت کے دعوے میں۔ ایک لالہ صاحب ٹٹو پر سوار ہو مولوی کو ساتھ لیے سفر کر رہے تھے راستے میں کوئیں کے پاس اترے تھیلے سے لڈو گلگلے پوریاں نکالیں اور پیٹ میں اتارنے لگے۔ کھاتے کھاتے دل میں آئی کہ یہ مولوی بھی ہمراہ ہے اُسکو کھانا نہیں دیا تو مشورہ ہی بغیر فیس کے دینا چاہیے کہنے لگے دیکھو! آگرو جن ہار غذاے لطیف پر پیٹ بھر

نظر خاطر نہ ڈال تھوں (تو بھی) من چین کے رہے۔ یعنی دل ہی دل میں چبانے کا فرض ادا کرے)
چبینا پر دست ہوس بڑھاؤ"

یہ سوچتا آدمی عالی ہمت کہنے لگا "لالہ جی تم چین کرے کا ہوئی تو تمہارا تیل کے گلگلا اور پوری اور چبینا کاہے کا پلاؤ کھا" یعنی ہم کو جب جھوٹ موٹ من چین ہی کرنا ہے تو تمہاری طرح تیل کے گلگلے یا چبینا عالم تصور میں کیوں کھانے لگے تھے پلاؤ نہ کھائینگے

دعوے ولایت بھی من چین ہے ہمارے عجیب الالقاب غریب الخطاب محمد عبداللہ مہدی محمد مظہر اول قدرتِ ثانی کوئی عالی ہمت شخص نہیں معلوم ہوتے۔ سادہ پن خلقت کی ہوت ہیں خدائی عہدہ کے نیابت بھی یا ولایت خشک کا دعوٰی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ کے بعد ہی بنا وٹی نبیوں کا دربار کھل گیا۔ خالی مرد نہیں عورتوں کو بھی نبوت کی ہوس نے گھیرا۔ بی بی سجاح نے اور خلافت اولے سے میدان داری ہوئی یہ جوڑا پہلے چیلنج تھا مگر جب بی بی سجاح اعیان عرب کو ساتھ لے کے میاں مسیلمہ پر چڑھ دوڑیں اور نوبت بات چیت کی آئی تو اسی وقت ایک مزے دار رجی اُتری لوگ کہتے ہیں کہ کوکا پنڈت کی روح اُن ہی کی جان تھی یعنی لڑائی کی جگہ ملاپ مجادلہ کے عوض معانقہ۔ لیکن سچ کہا ہے "تعمیل کار شیاطین بود" اس چٹ منگنی پٹ بیاہ میں بی سجاح "مہر" بھول گئیں شیر کا ساہیوں نے طعنہ دیا: بھلا تم سی عزت دار عورت اور بغیر مہر کے نکاح کرے؟" بیچاری "ارے ہے نگوڑا بھول گئی" کہتی ہوئی پھر میاں کے پاس دوڑی گئیں۔ میاں نے پوچھا اب کیا ہے؟ کہا موڈی کاٹے مہر تو دو دلوا۔ مسیلمہ نے پوچھا تمہارا موذن کون ہے اُسے بلواؤ۔ شبیب بن ربعی ریاحی حاضر ہوا اُسے حکم دیا کہ لشکر میں ڈونڈی پٹوا دے

"محمد رسول اللہ نے پانچ وقتوں کی نماز کا حکم دیا تھا۔ اسجاب اپنی شادی کی خوشی اور تسلیم صاحب کے مہر میں صبح اور عشا کی نمازیں موقوف کیے دیتے ہیں" شادی کی اس مسادی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدتوں بنی تمیم بی سجاح کے مہر نکاح سے فائدہ اٹھاتے رہے صبح اور عشا کی نماز پڑھنے کا دستور اٹھ گیا۔ معبود اور عبد کے حقوق اور انسانیت کی تفصیلیں یا فرائض انسانی کی باریکیاں جن کا دوسرا نام تکلیف شرعی ہے زمانہ کی خیالی ترقی کے جلیتوں روز بروز کم ہوتی جاتی ہیں۔ ان فرائض کے بکھیڑوں سے نجات پانے کے لیے رنیا رسیاں توڑانے پر بھی تن آمادہ ہے صرف فجر اور عشا کی نماز ساقط کرنے سے مسیلمہ کو ایسی کامیابی ہوئی کہ یمامہ کے عرب مرتد ہو گئے اور ایسا رن پڑا کہ ہزاروں مہاجر وانصار شہید ہوے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے نئے نائب رسول اللہ محمد عبداللہ مہدی محمد مظہر اول قدرت ثانی کامیاب نہوں۔ قرۃ العین ابابی ایرانی عورت کی زبان شیریں سے "باب کا" حکم سنتے ہی ایران کی خاصہ عورتیں اسکا کلمہ پڑھنے لگیں اُس نے کہا کہ پہلے مرد کی عورتیں بھیجنے کی مجاز تھے اب باب پر وحی نازل ہوئی ہے۔ عورتیں کئی مرد ایک ہی وقت میں پال سکتی ہیں۔ البتہ مرد ایک عورت کے سوا دوسری سے واحد شادی نہیں ہو سکتے۔ جدھر جاتی تھی عورتوں اور مردوں کا جم غفیر اسکے ساتھ ہوتا تھا۔ بچہ بازی اور سامرہ پرستی کی بیہودگی کے باعث وہاں کی عورتیں اپنے مردوں سے بیزار تھیں ہر گھر میں بغاوت شروع ہو گئی۔ ہوم رول کا مطالبہ ہر ایک زبان پر "آزادی" کا وظیفہ ہر ایک لب پر۔

ابن مقنع حکیم جس نے نخشب میں چاند بنا کے معجزہ دکھایا تھا معجزہ سے اتنا کام نہ لے سکا جتنا کہ دشت کو فرائض انسانیت میں شامل کرنے سے حاصل ہوا انبوہ انبوہ ایمان لانے ہاتھ پاؤں سے مدد دینے آ گئے اور مسلمانوں کو اُن سے بھی خاصی میدان داری کرنی پڑی۔ شہامت وطباعی وتسویلات شیطانی کی بدولت قرآن وحدیث کی تاویلات علیلہ سے

بچوں نے کام نکالا اور فرنگی کالیت کو ناچیز بنایا۔ یہ تو شاید کبھی پہلے اور کبھی پیس کے گرچہ ہے اور ان سے بچی ہوئی آئی ہے۔

چند روز کو مصنوعی نبیوں کی دل لگی بازیاں بہت سی یاد ہیں اس لئے ہوا اور مابین مضمون کو دلچسپ بنانے کی غرض سے چند حکایتیں بیان کرتا ہوں جس کی غرض اصلاح حال و ہدایت ہے مگر جنھیں آپ نے آنکھ کھول کے پڑھئیے انشاء اللہ آپ کو رتی بھر شکایت نہ ہوگی۔ چنانچہ (۱) عہد خلیفہ مامون الرشید میں ایک عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا جب وہ خلیفہ کے سامنے پیش ہوئی تو انھوں نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں فاطمہ نبیہ ہوں لوگوں نے چھیڑ کے پوچھا کہ رسول اللہ تو کہہ گئے ہیں میرے بعد نبی نہ ہوگا۔ کہا ہاں سچ ہے۔ خلیفہ مامون رشید نے فرمایا کہ پھر تم اپنے منہ سے اپنے خلاف اقرار کرتی ہو سکتی کی درست ہے! کہا رسول اللہ نے یہ کہا ہے کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا یہ کب کہا ہے کہ میرے بعد نبیہ بھی نہ ہوگی۔

(۲) آخر عہد خلیفہ معتصر باللہ میں ایک ایسے ہی دل لگی باز پکڑ کے پیش کئے گئے۔ خلیفہ نے پوچھا کیوں حضرت آپ کس پر مبعوث ہوئے ہیں جواب دیا کہ آپ پر۔

خلیفہ: یہ بہتر ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نرے اُلو کا اور احمق ہیں۔

نبی: ٹھیک ہے جیسی قوم ہوتی ہے ویسا ہی نبی بھی بھیجا جاتا ہے۔

(۳) عہد ہارون الرشید کا ذکر ہے کہ ایک بنے ہوئے نبی سے خلیفہ نے کہا تم بھی نبی ہو؟ کہا جی ہاں۔ پوچھا کہ آپ کچھ معجزہ بھی دکھا سکتے ہیں۔ جواب دیا کہ پوچھیے اسکا جواب دوں۔ خلیفہ نے ایک شخص [illegible] کی طرف دیکھ کے آپ نے کہا کہ بندہ دوار نہیں ہے نبی ہے۔

(۴) ایک صاحب کے دل میں سمائی کہ میں موسیٰ نبی ہوں اور ان کی روح نے مجھ میں حلول کیا ہے۔ خلیفہ نے ان سے کہا کہ تمہاری وہ چھڑی کیا ہوئی جو اژدہا بن جاتی تھی تمہاری ہم بھی دیکھیں۔ آپ نے برجستہ فقرہ چست کیا کہ چھڑی تو اس وقت اژدہا بنی تھی جب فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا تم بھی کہو "انا ربکم الاعلیٰ"۔

(۵) خلیفہ مامون رشید کے زمانہ میں ایک صاحب نے دعوی نبوت کیا خدا جانے کیا ہے کہ نبوت کا دعوی سنتے ہی لوگ معجزات طلب کرتے ہیں حسب دستور ان سے بھی معجزہ کی فرمائش ہوئی اور کہا گیا کہ سامنے جو بے ریش و بروت لڑکے غلام کھڑے ہوئے ہیں ابھی ان کے چہرے پہ داڑھیاں نکل آئیں۔ حضرت نے غور سے لڑکوں کو دیکھا اور کہنے لگے ابھی ان پیاری پیاری بھولی بھولی صورتوں پر

حکومت



پیتے ہیں تو پینے دو۔ سنتا کون ہے؟

داڑھی کی جھاڑیں نشفی کو بری معلوم ہوں گی ہاں اتنا کر سکتا ہوں کہ جتنے داڑھی والے آپ کے دربار میں ہیں کہئے تو ان سب کو بے داڑھی بنا دوں۔

(۶) ایک صاحب کو خبط ہوا ابراہیم خلیل اللہ بن بیٹھے۔ خلیفہ مامون رشید نے کہا ابراہیم آگ میں پھینکے گئے تھے کہو تو تمہارے لئے بھی آگ روشن کی جائے۔ کہا جی یہ تو بری بات ہے کوئی ہلکا معجزہ کہیے تو دکھا دوں۔ خلیفہ نے کہا تو پھر موسیٰ کا معجزہ۔ [illegible] کہا یہ بھی مشکل ہے کہا اچھا تو حضرت عیسیٰ کا معجزہ مردوں کو جلانا دکھاؤ۔ کہنے لگے یہ بھی مشکل ہے مگر میں آپ کی خاطر سے تلوار دو بیچ مان

کہ قاضی صاحب (یحییٰ بن اکثم) کی گردن مار کر جب قاضی صاحب جی اٹھیں گے تو جانئے آذرا نے تمہارے نبی ہونے کا یقین ہے۔

یہ تو پرانے قصے ہیں بیس برس ادھر ایک شخص مولوی غلام احمد صاحب کا خطرہ تھا آپ پڑھے لکھے شائستہ آدمی تھے البتہ کسی قدر عراقی مزور تھے [illegible] کہتے کہتے دل میں خطور ہوا کہ میں اور کسی نبی سے پیچھے کیا تھا [illegible] گڑھنے لگے وحی نازل ہونے لگے۔ آپ کی نبوت کا شعبہ صرف اتنا ہی تھا کہ گن وجتنے ہو جائیں کچھ پروا نہیں مگر تو کبھی [illegible] سے نکلتے ہو پچھتاتے جاتے تھے: "توبہ کرو توبہ کرو" [illegible] الذی [illegible] (خدا جانے سقف سے کیا مراد تھی) فی الحقیقۃ آدمی بہت خواص بڑی چیز ہے ہم بھلا ان سے اتنے فاصلہ پر بیٹھے ہوئے یہ حکم کیونکر لگا سکتے ہیں کہ حضرت محمد عبداللہ مہدی محمد مظہر اول قدرت ثانی یا سامان نبی ہیں یا خدا کی مخلوق سے ہیں۔ البتہ تحریر دیکھنے سے صرف اس قدر قیاس کر سکتے ہیں کہ شیطان نے آپ کو بری طرح انگلی دکھائی ہے جیسا کہ سطور صدر میں ذکر ہوا آپ پہلے شخص نہیں ہیں جنکو ایسی نبوت یا ظلی نبی ہونے کا دعوی کا ہوا ہو۔

مسلمانوں سے اور شیطان سے ازلی کی عداوت ہے وہ اس پردہ میں بعض وسیلے عیاں حق کا کھیل دکھاتا رہتا ہے کہ کسی طرح مسلمان اپنے نبی کی نبوت کو بھی جھوٹی اور مصنوعی سمجھنے لگیں۔

نبوت کا خاص کنندہ ان مصنوعی اور ظلاری روزہ گرو لوگ کے سامنے ہاتھ ہو جانے۔ علم النفس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنوعی نبوت کی وجہ اصلی غرض ہوتی ہے پہلے دل کہتا ہے کہ ظلا وحی و الہام ایک اکتسابی چیز ہے اگر کوئی چاہے تو پھر اس ملکہ پیدا ہو حاصل کر سکتا ہے۔ ادھر دل میں یہ بات جمی ادھر مراقی مادہ نے پیٹ سے پاؤں نکالے۔ ایک جو دہ ہے فریب کے دماغ میں بھی یہی جبہ گھسا سیکھی (شیخ ارشد) ...

اپنے نفس پر آثار وحی (معاذ اللہ) طاری کر لیتے تھے۔ "یا جلجلال ذوالاکرم" (یا ذوالجلال والاکرام) کہا اور لمبے لمبے لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر تک دم سادھے پڑے رہے پھر اٹھ بیٹھے اور اپنی چاروں بیبیوں سے فرمایا۔ "الکھی جبریل (یعنی جبریل) آئے ہتے (تھے) بہت سا گرگڑ لائے ہتے تم ہوں (تم بھی) ایک بھیلی (چھوٹی پاری یا ڈھیلا) کھائے لیو۔" جلاہنیاں نہایت اشتیاق و اعتقاد کے ساتھ گڑ کھاتیں اور ان کی نبوت کے افسانے کہتی تھیں۔

بعض دل لگی باز مجھنے والوں نے جو انوار وحی کی تجلی دیکھی تو دل میں گدگدی ہوئی۔ شب کو بارہ بجے کنڈی کھٹکھٹائی۔ سیکھ جی (شیخ جی) نے فرمایا "کون؟"

آواز: "ہم ہیں الکھی جبریل (یعنی ...)"

سیکھ: "ارے بھائی سلام علیکم بہت دن بعد آئیو۔ کہاں رہے؟"

آواز: "حکم ہے کہ میرے خاص بندے کو میرے سامنے لاؤ چلو تم کو معراج ہوئی۔ مگر زنجیر کھولتے ہی آنکھیں بند کر لو نہیں تو میری صورت دیکھتے ہی جل جاؤ گے۔"

سیکھ جی نے دروازہ کھولا آنکھیں بند کیں۔ الکھی جبریل نے سب کپڑے اتار لیے۔

سیکھ: "ارے تم تو ننگا کیے ڈالت ہو۔"

الکھی: "نہیں حلّے پہناتے ہیں نور کے کپڑے ہیں تم انھیں اپنے نجس ہاتھوں سے ٹٹول کے دیکھ نہیں سکتے۔"

اس نوری پوشاک پہناتے ہیں الکھی جبریل جو کالا کالا روغن بہشتی (تارکول) ساتھ لائے تھے اسکا ضماد انھوں نے سیکھ جی کے ڈیل پر اچھی طرح کر دیا۔ چونے کے ٹیکے بھی جابجا زینت بڑھانے کی نیت سے دیے۔ داڑھی بھی رنگدی آنکھوں میں پٹی باندھی اور ایک گدھا پکڑ کے براق (گدھا) پر سوار کر دیا۔ پیچھے پیچھے چند کھلی باز ڈھول پیٹنے لگے تمام بستی میں پھرایا۔ صبح ہوتے ہی لونڈوں کا جم غفیر ساتھ ہوا۔

سیکھ جی: "ارے بھائی جبریل پوچھو سے کا جنت میں تم ہم کا کہاں لے آیو؟" (اجی یہ کون سرٹے پنس مت ہیں تم ہمیں کہاں لائے؟)

الکھی: "خاموش یہ مقام جنت (علاہ) ہے آپ کے آنے کی خوشی میں غلمان تالیاں بجاتے خوشیاں مناتے ہیں۔"

پھر دن چڑھے تک یہ سوانگ بستی کے صدقے ہوتا رہا۔ برزنج نکلے ایسی تبدیل شدہ ہوئی تھی کہ کوئی پہچان نہ سکا آخر ایک ٹیلے پر گدھا چڑھایا۔ یہ ٹیلا سیکھ جی کی کارگاہ کے سامنے تھا جلاہنیاں تانا بانا ٹھیک کر رہی تھیں۔ الکھی جبریل نے ان سے کہا کہ بھائی سنا اب یہ مقام چرخ چہارم ہے یہاں حوریں تمہارا استقبال کریں گی ؎

اگر یک سر مو برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

گدھے کے چوتڑوں پر کس کس کے چار ڈنڈے مارے گدھا جاگا کارگاہ کا قلعہ ٹوٹا سوت و تانا ہوا۔ اور بیبیاں (ازواج مطہرات) گرمیں لکڑیاں سروتے پھنکنے کی ڈنڈا کھکنیاں ان غریب پر برسنے لگیں حوروں کی ان خوش فعلیوں نے سیکھ جی کی کھال پر خاصا اتو کا چارخانہ بنا دیا بیچارے لاکھ کہتے رہے "حور بو بو مارو نا چوٹ لاگت ہے دہیا ہے حور بہن مارو نہیں ڈیل کھتا ہم" مگر جب تک آواز پہچانی نہیں گئی اس وقت تک چوتھی کھیلی گئی۔

ہمیں یہ امید نہیں ہے کہ خدا نخواستہ (معاذ) محمد مظہر اول قدرت ثانی کو بھی اسطرح معراج ہوگی۔

لیکن اسمیں شبہ نہیں کہ ملک وحی و الہام کے اکتساب پر آپ کو ضرور اعتماد ہے۔ ہم کتاب کی بعض عبارتیں نقل کر کے اپنے اس مضمون کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

کتاب زیر نظر میں بائیسویں صفحہ ۲۲ کا ایک واقعہ درج ہے کہ حضرت مصنف بعد نماز عشاء بستر پر بیٹھے ہوئے ذکر الٰہی فرما رہے تھے اسی اثنا میں تبدل ہو دیکھا کہ (اعلیٰ درجہ کی کشفی حالت ہوئی جسم مجسم نور بن گیا (واللہ اسے نور بنا دیے گئے)

تفہیم ہوئی کہ یہ مقام عروج محمدی ہے

(ان اصطلاحات کے معنی بیان کرنے پر بندہ قادر نہیں۔ ناظرین ان ہی بزرگوار سے دریافت فرمائیں جو نور محمدی کیسا ہے۔ نور الٰہی کے ساتھ بھی دل لگی کیا کرتے رہتے ہیں)

"پھر عالم ... پر عروج ہوا آواز آئی یہ عالم امر ہے (اسے تمک سیر کو سلامت رہے) پھر دیکھا اپنے آپ کو ایک عالیشان دربار میں ... ہوا ہے۔ میرے دل میں

ڈالا گیا یہ ملائکہ کا دربار ہے اور وہ فرشتے قرینہ کے ساتھ نور کی مسندوں پر داہنے اور بائیں دو قطار قطار میں بیٹھے ہیں۔ وہاں پر میری طلبی ہونا معلوم ہوا۔ یعنی ایک فرشتہ آگے بڑھ کے مجھے بلا لے گیا (فرشتوں سے پرگت مل گئی)

۔ ارشاد ہوا تم کو اسلئے بلایا گیا ہے کہ بتاؤ کہ حضرت والا خرمی احکامات میں کون کون امور کی ترمیم ہونا ضروری ہے۔ وہ بیان کرو تاکہ انکی نسبت تصفیے صادر ہوں۔ میں یہ سن کر تھوڑی دیر تک سکتے کے عالم میں رہا اور اپنے دل میں کہا کہ میں کیا بیان کروں ساتھ ہی میں نے اپنے سیدھے بازو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نوری وجود کو دیکھا اس وجود نور محمدی کا غلبہ مجھ پر اسقدر ہوا کہ گویا میرا وجود مجسم مظہر محمد بن گیا اور یہ کہا کہ یہ عبداللہ کا کام نہیں وہ میرا غلام ہے۔ پھر میری زبان پر یہ جاری ہوا کہ سردست اُمتان محمد بن گان خداوند کریم کے لیے تین امور کی نسبت سفارش محمدی درپیش ہے۔

عنوان افسانہ دیکھ کے غالباً ناظرین حضرت مصنف کو طبیب کے پاس جانے کا مشورہ دیں۔

بالکل نیا نہایت ہی دلچسپ اور نتیجہ خیز فسانہ

بہرام کی رہائی

مولفہ مشہور فسانہ نگار مرزا باقر حسین صاحب موزون بی اے۔ یہ بھی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے بہرام کی رہائی کے حیرت انگیز واقعات اور اسکے عجیب و غریب کارنامے۔ سیاہ پوش کالی کی پراسرار زندگی اور خوفناک جرائم۔ بہرام اور سارا بیگم کشمیر کی پرلطف ملاقاتیں اور خوشی خیز رازوں کا انکشافات۔ نہایت ہی پُرشور اور دلکش پیرایے میں بیان ہوئے ہیں۔ سراغرسانی کے ناولوں میں بہترین فسانہ ہے۔ ابتدا میں بہرام کی گرفتاری کے مختصر حالات درج ہیں۔ کاغذ نفیس چکنا۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ٹائٹل پیج پر نہایت خوشنما رنگین بلاک۔ قیمت .... عہ

جناب ظفر عمر صاحب کی تصانیف

نیلی چھتری .... پھر بہرام کی گرفتاری عہ

جنٹلمین بکڈپو امین آباد لکھنؤ

دکلام طبیب ہی کا ہے وہ یہ پوچھنے کو کہ یا میسوپی صفرت ..... کو جناب نے کیا ترجمان فرمایا تھا اور تشخیص کرے گا کہ دماغی تغیر کی اصل وجہ کیا ہے۔ کیا معنی کہ اس قسم کے بخارات ثقیل غذا کی بدولت یا افیون کے تصدق میں اکثر معدے سے صعود کرتے اور دماغ میں چڑیا بن کے ناچتے ہیں۔

ماہرین علم النفس کہتے ہیں کہ جب کسی ذہنی واقعہ کا تماشا خواب میں نہیں بلکہ عین بیداری میں دکھائی دینے لگے تو سمجھ لو کہ دماغ کی ڈی میں کمیل ہو رہا ہے یا پنج فیکرز کے استعمال کی ضرورت ہے۔ حضرت مظہر اول قدرت ثانی دنیا کے دربار یا قانونی کونسلوں کا نقشہ دیکھتے دیکھتے سمجھنے لگے کہ خدا کے دربار یا ملائکہ کی کونسل کا حال بھی کچھ ویسا ہی ہے۔ وہاں بھی مشورے سے عمل ہوتا ہے اور رعایا کی حسب مرضی قانون وضع ہوتے ہیں۔ ملائکہ دار کان کونسل وضع قوانین میں دخل رکھتے ہیں تحقیقاتی کمیشن اجلاس کرتے ہیں حقوق رعایا کے خود غرض دشمن جسکو چاہتے ہیں لیاقت و استعداد کا امتحان لیے بغیر وکالت قومی کا حق دے دیتے ہیں واللہ اگر وہاں بھی یہی حال ہے تو ہمیں انگریزوں کی حکومت سے مہاراجہ بیکانیر، سر شنکرن نائر یا دیگر اشخاص کو زبردستی وکیل قومی بنا دینے پر شکایت کا کوئی حق نہیں۔ آخر اللہ میاں نے اپنی کونسل میں ہمارے مظہر اول قدرت ثانی کو تمام مسلمانوں کا وکیل مطلق بنا کے نصب فرما لیا ہی تو ہماری گورنمنٹ بھی کرتی ہے۔

اس دلچسپ مذہبی افسانہ کا ایک جزو اور بھی قابل نظر ہے یعنی معاذ اللہ رسول اللہ نے تو فرمایا کہ یہ عبداللہ کا کام نہیں ہے اور میاں عبداللہ نے امتان محمد کے لیے تین امور کی نسبت سفارش جھٹ سے پیش کر دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم امریں رائے آزاد ہے۔ اور رسول اللہ کا صرف ایک ہی ووٹ ہے۔

سود۔ روزہ خواری۔ پردہ شکنی یہ سب فرضی مسائل ہیں جا مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں ان کے متعلق مخالفت

احکام ہیں۔ اس سے غرض کر کے جو اپنی جان چڑیا قوتین میں پھنسانا نہیں چاہتا لیکن اس قسم کی کتابوں کی اشاعت جنکو عقل دین میں سا اور واقعیت سے کوئی لگاؤ نہ ہو جملہ مذاہب کے واسطے موجب ننگ و عار ہیں۔

ایک پادری صاحب کہتے تھے کہ یسوع کا آرمی تابوت کہیں پچاس ساری قوت کے متقناطیسی تحویل کے درمیان معلق ہے چار مقناطیس چار دیواروں میں ہیں ایک چھت میں جڑا ہے ایک سطح زمین پر نصب ہے۔ دوسرے صاحب نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے کانوں میں مٹر کے دانے رکھ کے کبوتروں کو سرگوشی کرنی سکھائی تھی کبوتر دانہ ڈھونڈتے آتے تھے اور معاذ اللہ رسول اللہ لوگوں سے کہتے تھے کہ فرشتہ میرے کان میں فلاں بات کہہ گیا۔ معراج کے واقعات پر بھی انھوں نے خوب ہی کھول کے گند دہنی کے کرشمے دکھائے ہیں۔ جو معراج حضرت مظہر اول قدرت ثانی کو ہوئی ہے اگر اسکے واقعات مخالفین کے پیش نظر ہوتے تو وہ اصلی اور صحیح معراج کو اس بناوٹی معراج پر قیاس کرینگے سرزا نوشہ صاحب عاشقوں کی کثرت سے گھبرا کے فرماتے ہیں ؎

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی

اسلام ان مظہر اول قدرت ثانی کے ہاتھوں از بس گھبرا گیا ہے ضعفائے ایمان کی سلامتی میں انکی تعداد دن دونی رات چوگنی ہوتی جاتی ہے



منصوب وزارت۔ "یہ دیکھو اپنے کرتوت کی فہرست!"

معزول وزارت۔ "اجی یہ سب شاعری ہے۔ میں بھی شاعری (ادبیات) کی مشق کر رہا ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد تمہارا قافیہ تنگ نہ کردوں تب کی سند۔"

اشتہریاں سے بالمشافہ ملاقات کے افسانے ہر گلی کوچہ سنائے جاتے ہیں۔ رسول اللہ کی صبح کا تھوڑی دیر کے لیے جسم و جسمانیات سے جدائی ہو جانا اور احکام الٰہی حاصل کرنا انکے نزدیک ایک کھیل ہے جسکی نقل کی جاتی ہے۔ نقل بھی مطابق اصل نہیں بلکہ ایجاد بندہ کا دخل بھی اُس میں پیٹ بھر کے ہوتا ہے۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر فقیر دوست فرمان روا تھے۔ سالم نامے ایک فقیر کی ملاقات کو رمضان کے مہینے میں ابتداً جمعہ تشریف لیگئے۔ جناب شاہ صاحب تنہا اُسوقت خلوت خانہ میں تھے۔ غالباً اعلےٰ درجہ کی کشفی حالت ان پر طاری تھی۔ یعنی گرما گرم کھیر نوش فرماتے تھے خادم نے آمد شاہنشاہ کی خبر سنائی کھیر کا پیالہ اوچھے کے نیچے چھپا دیا اور لیٹ رہے خادم سے کہا جاؤ بادشاہ کو بلا لاؤ یہ مقام معلوم ناز محمدی ہے میں سرور ہوں۔ شاہنشاہ اور اُنکا مصاحب خاص میرزا محمد نعمت خان عالی دونوں پلنگ کے پاس تعالیس بہ بیداری یا دہی سے افاقہ کے منتظر بیٹھے۔ میرزا محمد نعمت خاں کی صائم ناک میں کھیر کی خوشبو پہونچی۔ انھوں نے پیالہ دیکھ لیا مگر اتنے میں شاہ صاحب الااللہ کرکے اُٹھ بیٹھے۔ چپ چپیے ہاتھوں کو بادشاہ نے بوسہ دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں اسوقت بہ رسول اللہ کے ساتھ کھیر کھا رہا تھا۔ حضرت حبیب الٰہی نے فرمایا عالمگیر آ گیا ہے۔ بادشاہ تو خاموش رہا مگر نعمت خاں نے اوچھے کے نیچے سے پیالہ کھینچا اور دست بستہ معارض مدعا ہوا کہ ظل اللہ اگرچہ یہ ماہ مبارک اکل و شرب کا دشمن ہے مگر رسول اللہ کا پس خوردہ (پسخوردہ) کھانے میں کوئی عیب نہیں۔ جناب ولایت مآب جو کچھ رسول اللہ کے ساتھ نوش فرماتے تھے پیر و مرشد کے واسطے لیتے آئے ہیں۔

ہمارے زمانہ میں بھی ایک جلا ہے صاحب دار خداوندی کے دعویدار تھے جب اُن سے حال پوچھا تو کہنے لگے ہم کھڑے میاں مانڑی تجارت رہیں وانڈی میچان رہے لفے مانڈی مٹری موئی ردیٹوں کی

لئی ہوتی ہے) کھُدا نی بی بی (معاذ اللہ) چرکھا کاتت رہیں پھر ہمیں بچنو ہم کا سامنے لے گئے۔ کھدا سے میاں پھر مائن (فرمایا) بھائی مارگبس سلامالیکم ہم کہا و علیکم سلام گبن کہو اچھے رہو ہم کہا سب آپ کی مہربانی ہے۔ گبن کہاں چلیو۔ ہم کہا تم ہیں بلایو۔ بس کھدا سے میاں پھر ستے پر تگ میان لاگے (غصہ کرنے لگے) کا ہے رے دھکوا تو ئی کا ہے بھائی مار گبس کا لائے یو مار گبس نا ہیں دوسر مار گبس کا لاؤ جون ابراہم گبس کے دوار سے رہت ہے۔ پھر ہم سے گبن فر دنیا میں کا کھات ہو (کیا کھاتے ہو) ہم کہا صاحب گڑ کے میٹھی میٹھی جیسی کھدا سے میاں گبن بہاگو یو جیج (یہ چیز) ہم کے مجے (مزے) کی ہوت ہے ہمرے منھ ماں پانی بھر آوا۔ اب کی جو آ ہو تو ہمرے کھا تر (خاطر) لیت آیو۔ بھولیو نا۔

یہ کتاب ۲۰۴-۵ صفحہ کی ہے۔ صفحہ بھی چھوٹے چھوٹے ہیں رنگے ٹائٹل پیج پر جناب شہر اول قدرت ثانی کے دیگر مصنفات کی فہرست بھی ہے جن کے نام غالباً ہندی کی مدد سے تقطیع لوٹی ہونانی توحانی توثانی جوجانی سے ماخوذ ہیں۔ محمد مقتدے صاحب شروانی کے اہتمام سے مطبع یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ میں چھپی ہے۔ جو دماغ پرانی آسودگی سے دل شکستہ ہو وہ اپنی ایذا رسانی و عافیت پژمانی کے لیے اس آزار کو مول لے قیمت معلوم نہیں کیا ہے۔ بندہ نے نہیں جانی فقط

راقم

ابرارالدین عفی عنہ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

خلاف توقع امور

آجکل خبروں کی بستی میں سناٹا ہے خصوصاً ہندوستان میں جس کا تذاخبار کو دیکھیے خواہ مخواہ کی بک بک۔ نئے واقعات میں سے زیادہ دیارہ واقعہ انگلستان کی انتظامی مشین کی تبدیلی ہے۔ اہل ہند اس مشین سے وہی تعلق رکھتے ہیں کہ جب پہیا سمندر پار گھومتا ہے تو اسکی گھڑگھڑاہٹ صرف اُنھیں کے دماغ پر اثر کرتی ہے یہ چکر سداہی کیلی پر گھومتا رہا ہو انصیبن کیسی ہی جب کے جاسے پال تب سے یہی حال ہے انگلستان میں جو کچھ ہوتا ہے خدا جانے کیا بھوگ ہے کہ ہندوستانی توقعات کے خلاف ہی ہوتا ہے۔ یا یوں کہیے ہندوستانی بدقسمتی کی بدولت انگلستان کا ہر پیچ ہم وبال ہو جاتا ہے۔ بہرحال اگر یہی دستور ہے کہ جو کچھ ہو وہ ہندوستانی اُمیدوں کے خلاف ہی ہو تو اب بھی یہی ہوگا۔ مزدوروں کی حکومت ہو یا کنسرویٹو پارٹی کا زور۔

لی کمیشن کی رپورٹ میں جو سفارشیں کی گئی ہیں وہ ہندوستانی خزانہ کو دن دہاڑے کھلی ڈال کے لوٹنے کے وارادت ہیں مگر سنا ہے کہ وہ وزارت کی جانب سے قبولیت کا شرف حاصل کر چکیں۔ ابھی پروان چڑھنا باقی ہے۔ اس کمیشن کا تقرر بروز خصوصاً افلاس ہند کی وبا میں خلاف توقع تھا۔ مگر ہوا۔ سفارشوں کی منظوری خلاف توقع تھی مگر ہوئی۔ اب پارلیمنٹ میں انکی عام منظوری خلاف توقع ہے مگر ہوگی۔ واللہ اللہ نعمتہا سے غیر متوقع کی بارش ہو رہی ہے۔

مسٹر مانٹیگو سابق وزیر ہند کی رحلت لوگوں کے نزدیک خلاف توقع ہوگی مگر ہمارے نزدیک نہیں۔ ہندوستان کی دوستی ہر ایک انگریز کے حق میں پیام اجل ہو رہی ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ اگر یہ بیماری مسٹر مانٹیگو کو نہ ہوتی تو آج وہ جیتے جاگتے ہنستے کھیلتے موجود ہوتے اور کبھی نہ مرتے۔ دیکھیے ڈاکٹر صاحب اب تک عداوت ہند کے آب حیات سے زندہ ہیں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ابھی مردو کسی طرح اگر حضرت نہیں مرتے۔ حالانکہ ان کی زندگی خلاف توقع ہے۔

انگریز تو خیر ہی کسی ہندوستانی کو بھی اگر انگلستان سے کچھ محبت ہوتی ہے تو وہ مر جاتا ہے۔ بھلا بتایئے

تو سہی۔ ملکی لیڈروں کی اعتنا نہیں۔ اور حضرت مسٹر محمد علی کو مرنے کی کیا ضرورت تھی جو کوئی ان کے حالات زندگی سے واقف ہے وہ اپنے حافظہ کی نوٹ بک کے ورق اُلٹ کے دیکھ لے۔ ان بیچارے کی صحت میں اُسی وقت سے تغیر پیدا ہوا ہوگا جس وقت سے کہ انھوں نے اپنے ملک کے ساتھ عملی محبت شروع کی۔ کہنے والے کہتے ہیں انکے صاحبزادوں میں سے کسی نے وطنی محبت کے نرغے میں اعلان کر دیا تھا کہ اگر ہٹی توہین بھی کی جائے تو بھی ہمیں گوارا ہے ہم کوئی شکایت نہ کرینگے یہ کلمات مرحوم کو ناگوار ہوئے اس وجہ سے خلاف توقع اجل آ گئی۔ مگر یہ روایت ہرگز قابل اعتماد نہیں۔

یہاں سوراجیوں کے ساتھ نہیں بلکہ لارڈ لٹن کے سوراجیوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا گیا ہے وہ تو خلاف توقع نہیں مگر جس باغیانہ نظامی شجاعت سے خود ریونیو سیکرٹری کی وزارت غائب غلہ ہو گئی اور انکے خلاف ہوا بگاڑنے کے بعد مسٹر ولیم جی بی کو پیدا ہوئی وہ البتہ خلاف توقع ہے۔ اب ہمیں ایک خلاف توقع انتظار ہے یعنی کہیں بنگال کا قانون انگلستان میں بھی جاری ہوتا ہے یا صرف ہندوستانی پر ستم کیا گیا۔ کیا لارڈ بالشویک اور مسٹر میکڈانلڈ کسی منزل میں ہم سفر تھے۔؟

ایک مزدور کو وہ بیان ہے کیا واسطہ مگر ہمارے سوویل وزیر نے دیکھا کہ دشمنوں کی چرب زبانی کا علاج یہی ہے تو زبان پر تیل کرنے کی تدبیر اختیار کر لی۔ انہیں کا خیال ہے کہ روآئی و شاعری خوش ہے چنانچہ ایک مفلس اپنے مفلس شاعر دوست کو تنبیہ کرتا ہے ؎

شاعر شدہ نت بہر فلاکت کم بود
اے خانہ خراب باز رمال شدی

مگر امید ہے کہ یہاں بھی معاملہ خلاف توقع ہوگا یعنے ہمارے مسٹر ریزے سیکنڈ العلما مقراض لسان پر سان رکھوانے کے بعد شاید اپنے حریفوں کا ملازم قطع کر سکیں۔

عرب میں نجدیوں کی کامیابی خلاف توقع نہیں ہے مگر طائف کی وحشتی خواہ آبادی کا قتل عام بالعکس خلاف توقع ہے پھر ایک خلاف توقع امر ظاہر ہو جانے کے بعد قابل قبول و تسلیم نہیں ہے۔ لہذا اس خلاف توقع قتل و غارت کو خلاف عقل تصور کیجئے اور کہئے کہ السلطان ابن السلطان ابن السلطان ابن سعود غازی خلیفۃ اللہ فی الارض کے تمام حرکات عین حدیث ہیں۔ انھوں نے خدا کے حکم سے عبداللہ ابن عباس کی قبر ڈھائی۔ اسلام میں ایک ایسا گروہ بھی پیدا ہو گیا تھا جو ابن عباس کی پرستش کرتا تھا یہ سب واجب القتل تھے۔ قدریا ابن عباس واحمی عبادۃ منا ابن عباس کہ مسلم اپنے نجدیوں کے حامی بن جانے کا نعرہ خلاف توقع نہیں البتہ عازم رائفت کا نجدی تلواروں سے مرجانا خلاف توقع ہے۔ علاوہ ان تمام خلاف توقع امور کے ذمہ دار ہونے والے ہیں قابل ضمیں ہیں۔ اب رہا یہ کہ گھروں میں پناہ گزینوں کے دروازے توڑ کے فاتح سپاہی گھس گئے اور چیلا ہوتا اور مسجدیں آس میں گھوڑے باندھے تو یہ سراسر خلاف توقع سہی لیکن بعد امیر المومنین ہو جانے کے قابل مواخذہ نہیں۔

خلاف توقع مصری فوج کے انگریز جنرل یعنی کہ انھوں اپنے منزل اصلی کو سدھارے ان کا تمام مصری اسٹائیک تھا لوگوں نے خلاف توقع راہ چلتے ان غریب کی موٹر پر حملہ کیا خلاف توقع بم کا وار بچ گیا اور خلاف توقع پستول کے نشانہ بنے بیٹھے۔ انگریزی کانٹ اخبار والے کہتے ہیں کہ خالی زبانی خشک معافی ان مجرموں کی سزایابی کا فی نہیں بلکہ یہ واقعہ چونکہ خلاف توقع ظاہر ہوا لہذا ضرورت ہے کہ مصر سے کسیقدر خلاف توقع ضمانت حاصل کی جائے۔

ہماری دانست میں یہ امر خلاف توقع ہوگا اگر مصر تو تیغ آمون کے خزانہ سے محروم کر دیا جائے۔

اس ہفتہ کے خلاف توقع امور میں سے ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ ہمارے پنچ نمبر ۸ کا پوسٹ ماسٹر چوک لکھنؤ پوسٹ آفس کے خلاف ہتک عزت کا دعوے خلاف توقع دائر ہو گیا آپ کے حسن عمل کے متعلق ہم پیشتر بھی لکھ چکے ہیں مگر بالائی حکام نے صرف انضباطی کارروائی کرنے کے بعد کانوں میں تیل ڈال لیا تھا۔ ان کو مقدمہ بازی کی توقع نہ ہوگی تاہم یہ مقدمہ ضرور خلاف توقع ہے کسی پوسٹ ماسٹر پر اس قسم کا مقدمہ ہماری یاد میں دائر نہیں ہوا۔ سنا جاتا ہے کہ انضباطی تحقیقات کی شنوائی مستغیث کے وکیل نے نہیں کیا۔ یہ بے حقیقت غالباً سب پوسٹ صاحب کے خلاف توقع ہوگی۔ صوبہ کی کونسل کے بعض ممبر صاحب سب پوسٹ ماسٹر صاحب چوک کے طرز عمل سے متعلق کچھ پوچھ گچھ حکومت سے کرنے والے تھے۔ اب تو مقدمہ دائر ہو گیا۔ اگر پوسٹ ماسٹر جنرل مقدمہ بازی کی زحمت سے قبل انکو کہیں بھیج دیتے تو سب پوسٹ ماسٹر صاحب چوک پر بھی احسان کرتے اور جو ہندو مسلمان اشخاص ان سے ناراض ہیں ان پر بھی احسان ہوتا۔ خیر نتیجہ کا انتظار ہے۔

توکل علیہ الرحمہ

اندر سبھا یا علیہ الرحمہ مردی چک کی جیتی شمع نے خلقت کے دماغ میں بسیرا لیا۔ ایک مہر روبات چمک رہے ہیں جنکو دیکھتے جیسے جھنجھنا جیبیں آنچیں کی صدا ہر گلی کوچہ سے آتی ہے۔ روئی دیکھ دیکھ کے غریب آنکھیں سینکتے ہیں جنھیں کبھی نہیں ملتی وہ ہاتھ تیلوں سے گرم کرتے ہیں۔ مکڑی بھی مہنگی ہے کہ کلوں پر بھی مہر بھلا فرمائیے علیہ الرحمہ ہونے کے علاوہ اور کیا چارہ ہے ...... سنتے ہیں کہ بنگام میں سوت اور مرنے کی نمائش ہوئی وہ بھی جب روئی نایاب ہے تو سوت کیوں نادر الوجود ہو اسی سوت سے کیوں مرحوم سودیشی کے کفن کی تار و پود نہ ہو۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگا لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے انھیں بھی اور اگر بجا مطبوعہ رسالہ کی قابلیت ایڈیٹر کی سے انھیں کافی واقفیت ہوگئی ان کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ کئی نمونہ پرچہ جو دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب صحت کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں نہیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی ادبی فوائد محسوس ہوں اور جملہ مضمون بھی اسکے مذاق کے موافق مل جائیں تو دوام وصول، ورنہ بیچ پی ہزار دست کھائی ہے ما بے خیر شما بسلامت۔

(۲) نمونہ البتہ آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ یا نکالنا کو مساوات و کئی خرچ کو مساوی ہے۔ اسلئے حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ بہ انتظار وصول ترجیحات ہے اور آپ بہ انتظار ورود سوا نا نچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہوں۔

(۳) بعض قدر دان درخواست ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس بیچ میں ناغا ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے تو اس کی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں موجود ہوں۔

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف آٹھ روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ خط اور ٹکٹ کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگا لیجیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پورا حق قدر دانی ادا نہیں ہوتا بلکہ احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمائیے خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام
"منیجر"

اخبار مدینہ بجنور

ہفتہ میں دو بار

سنہ ۱۹۱۲ء سے نہایت آب و تاب سے جاری ہے
خدمت قوم و ملک، پاسداری مذہب و ملت اسکا شعار ہے
آزادی وطن اور قومی مطالبات کا علمبردار دوسرے اخباروں کی بہ نسبت
اشاعت ہے، سیاسات حاضرہ کا مفصل و صداقت آمیز
عربی و دیگر غیر ملکی اخبارات کا خلاصہ دنیا کے ہر گوشہ میں
پہونچتا ہے۔ نمونہ مفت طلب فرمائیں۔
قیمت سالانہ ششماہی سہ ماہی علاوہ قیمت [illegible]

رسالہ غنچہ بجنور

ہفتہ وار

بچوں کا معلم بچیوں کا اتالیق طالب علموں کا استاد علم دین
مفید معلومات کی کان، ہفتہ وار یک دوست کے نونہالوں کے لیے مدینہ پریس سے شائع ہوتا ہے۔ بات تسلیم اسلام فہم سیاسی
دینی، دستور اسلاف، معاشرت کا گنج۔ اپنے بچوں کے لیے
ضرور طلب فرمائیے۔ قیمت سالانہ للعہ ششماہی عہ

مجید حسن مالک اخبار مدینہ و رسالہ غنچہ، بجنور

شرائط ایجنسی

(۱) معہ پیشگی بھیج کر نا ہوگا۔

(۲) قیمت جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچے فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پرانے پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ سنہ ۱۹۲۲ء کی چند ہی جلدیں تیار ہو چکی ہیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد للعہ مع محصولڈاک

(۲) جلد سنہ ۱۹۲۲ء کے وہ نمبران نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد عہ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ